ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم سہ شنبہ — قیمت ایک آنہ

جلد ۳۰ | ۲۷ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش | ۹ محرم الحرام ۱۳۶۱ ہجری | ۲۷ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو انفلوئنزا کی شکایت معلوم ہوتی ہے۔ کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ۔ سر درد اور کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

آج جناب شیخ نیاز محمد صاحب کی لڑکی محترمہ خجستہ اختر صاحبہ بی اے۔ بی ٹی کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جن کا نکاح حال ہی میں جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب بی اے۔ بی ٹی سے ہوا ہے۔ اس تقریب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے افراد اور دیگر معززین برات کے ساتھ تشریف لائے۔ شیخ صاحب کی طرف سے بھی بہت سے اصحاب مدعو تھے۔ ناشتہ کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۹ محرم الحرام ۱۳۶۱ ہجری

مولوی ثناء اللہ صاحب کا ادعاء باطل

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی دیرینہ عادت کے مطابق حال میں ایک دفعہ پھر اس اعتراض کو اخبار "اہلحدیث" کے صفحات میں دہرایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیاذاً باللہ حضرت مسیح ناصری ؑ کی توہین کی ہے۔ اور اس کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ پیش کئے ہیں۔ کہ "مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو۔ شرابی نہ زاہد۔ نہ عابد نہ حق کا پرستار۔ متکبر۔ خود بین اور خدائی کا دعوے کرنے والا"

ہمیں افسوس ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے ان الفاظ کے پیش کرنے میں دیانتداری کو ملحوظ نہیں رکھا۔ اور عمداً اس حوالہ میں سے بعض ایسے الفاظ حذف کر دیئے ہیں۔ جو ان کے پیدا کردہ شبہ کا ازالہ کرنے والے اور ان کے اعتراض کا مسکت و مدلل جواب تھے شائد مولوی صاحب نے یہ خیال کیا۔ کہ اگر میں نے مکمل حوالہ پیش کیا۔ تو اعتراض بالکل باطل ہو جائے گا۔ اور ہر شخص انہی الفاظ سے اعتراض کا جواب پیش کر دے گا۔ اس لئے انہوں نے کتر و بیونت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ پیش کئے۔ اور اگر ہمارا یہ خیال درست نہیں۔ اور مولوی صاحب نے اپنی طرف سے دیانتداری کے ساتھ حوالہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ تو کہنا پڑتا ہے کہ مولوی صاحب کا یہ ادعا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی بہت زیادہ واقفیت رکھنے والے ہیں۔ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اصل حوالہ اور اس حوالہ میں اختلاف ہے۔ بہرحال کوئی صورت ہو۔ مولوی صاحب زیر الزام آتے ہیں۔ یہ الفاظ جو مولوی صاحب نے پیش کئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "نور القرآن حصہ دوم" کے ہیں۔ اور مولوی صاحب جانتے ہیں۔ کہ یہ کتاب پادری فتح مسیح کے اُن اعتراضات کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ جو اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات پر نہایت گستاخی اور دریدہ دہنی سے کئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے ان ناپاک حملوں کا دفاع کرتے ہوئے اس کو مخاطب کر کے تحریر فرماتے ہیں:-

"مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا۔ ایک کھاؤ۔ پیو۔ شرابی۔ نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار۔ متکبر۔ خود بین۔ خدائی کا دعوے کرنے والا"

ذرا غور فرمائیں۔ کتنے واضح الفاظ ہیں۔ کہ "مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا" یعنی اس پادری کو مخاطب کر کے فرما رہے ہیں۔ کہ تمہارے اپنے مسلمات کے رُو سے مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ بس یہی کہ کھاؤ۔ پیو۔ اور شرابی آدمی۔ مگر مولوی صاحب نے کمال دیانتداری کے ساتھ الفاظ "آپ کے نزدیک" حذف کر دیئے۔

گویا نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان الفاظ میں حضرت مسیح ناصری کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرما رہے ہیں۔ حالانکہ "آپ کے نزدیک" کے الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ آپ نے جوابات پیش فرمائے۔ وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ عیسائیوں کی طرف سے پیش کی ہے۔ اور آپ نے انہیں بتلایا۔ کہ جب تم خود حضرت مسیح کو ایسا آدمی سمجھتے ہو۔ تو کس مونہہ سے سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم پر زبان طعن دراز کرتے ہو۔ یہ ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی دیانتداری کا نمونہ۔ اور اسی سے ان کے اعتراض کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

اب ہم بتاتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ تحریر فرمایا۔ وہ عیسائیوں کے مسلمات کی بناء پر ہی تحریر فرمایا۔ جس پر حضور کے الفاظ شاہد ہیں۔ مگر اس کی مزید تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے۔ کہ عیسائی آجتک حضرت مسیح ناصری میں یہ باتیں تسلیم کرتے ہیں چنانچہ وہ حضرت مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جو شخص خدائی کا دعویدار ہو۔ وہ زاہد۔ عابد اور حق کا پرستار نہیں ہو سکتا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ کسی ثبوت کے محتاج نہیں۔ عیسائی جب یسوع مسیح کو خدا قرار دیتے ہیں۔ تو بالفاظ دیگر وہ اس بات کا دعوے کرتے ہیں۔ کہ وہ زاہد نہیں تھے۔ وہ عابد نہیں تھے۔ وہ حق کے پرستار نہیں تھے۔ بلکہ خود خدا تھے۔ خود معبود برحق تھے۔ اور خود مسجود خلائق تھے۔

رہ گئے الفاظ "کھاؤ پیو اور شرابی" کے سو ان کا ثبوت بھی سُن لیجئے۔ "کھاؤ پیو" کے متعلق خود حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ "ابن آدم کھاتا پیتا آیا۔ اور وہ کہتے ہیں۔ دیکھو کھاؤ۔ (متی ۱۱/۱۹) اور لفظ "شرابی" کے متعلق عیسائی آج تک یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح شراب پیا کرتے تھے۔ چنانچہ "عزت عیسوی" عیسائیوں کی ایک کتاب ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان مضامین کے جواب میں شائع ہوئی۔ جو "عصمت انبیاء" پر حضور نے ریویو آف ریلیجنز اُردو میں تحریر فرمائے۔ اس میں لکھا ہے۔

"آپ کو (یعنی مسیح کو) مے کے استعمال سے قطعی انکار نہ تھا۔ آپ کبھی کبھی اس کا استعمال کرتے تھے۔ اور وہ مے بھی انگور کا رس تھا" (ص ۷۹)

پھر لکھا ہے۔ "عیسائی مذہب میں شراب کو حرام نہیں بتلایا گیا" (ص ۸۱)

اسی طرح لکھا ہے "جس قسم کی شراب حضرت مسیح نے کبھی استعمال کی۔ وہ انگور کا رس تھا" (ص ۸۲)

پادری عماد الدین نے متی کی تفسیر میں لکھا ہے:-

"مسیح نے شراب بھی پیا ہے۔ کیونکہ اس ملک کا دستور تھا۔ . . . توریت میں شراب پینا منع نہیں تھا۔ مگر صرف نذری کو منع تھا۔ سب پیغمبروں نے شراب پی ہے۔ اور عیسائیوں کو بھی شراب پینا منع نہیں ہے۔ مگر متوالا ہونا منع ہے"

(خزانۃ الاسرار مطبوعہ لدھیانہ مشن پریس ۱۸۷۵ء ص ۱۸۷)

پس جب عیسائی خود یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح شراب پیا کرتے تھے۔ تو انہی کے مسلمات کی بناء پر یہ کہنا بالکل درست ہے۔ کہ "مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا۔ ایک کھاؤ۔ پیو۔ شرابی"

بے شک ہم اسلامی عقیدہ کے ماتحت یہی یقین رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام شراب استعمال نہیں کیا کرتے تھے۔

مگر اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ عیسائی مانتے ہیں۔ کہ ان کے یسوع مسیح نے شراب پی۔ اور اسی وجہ سے وہ شراب کا استعمال اپنے لئے جائز مانتے ہیں۔ پھر جبکہ عیسائیوں کے مسلمات کی بناء پر ہی اس بات کو لکھا گیا تو مولوی ثناء اللہ صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض بالکل غلط قرار پایا۔

مولوی صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ آپ کے اور کئی بھائی بلکہ خود آپ کا اخبار "اہلحدیث" بھی اس بات میں ہمارا ہمنوا ہے۔ اور ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ اگر حضرت مسیح کے متعلق شراب پینے کے الزام کو دہرانا گناہ ہے تو ع

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

چنانچہ مولوی انوار الحق صاحب ایم۔ اے ڈائرکٹر تعلیمات ریاست بھوپال اپنی کتاب "حقائق اسلام" میں شراب کے ذکر پر لکھتے ہیں۔

"خیر اور مذہبوں کو تو جانے دیجئے انجیل مقدس (متی $\frac{۲۶}{۲۷ \text{ و } ۲۸}$) سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خود حضرت عیسےٰ علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام بھی اس سے قطعاً احتراز نہیں کرتے تھے۔ اس کی ممانعت تو انہوں نے یقیناً نہیں فرمائی تھی" صفحہ ۳۲۵

خود مولوی ثناء اللہ صاحب نے "تفسیر ثنائی" میں تسلیم کیا ہے۔ کہ تورات و انجیل میں ایسے مضامین بھی ہیں۔ کہ "حضرت لوط نے شراب پی کر اپنی لڑکیوں سے زنا کیا۔ مسیح نے شراب کی دعوت میں شراب کے کم ہونے پر معجزہ سے شراب کو بڑھا دیا۔" (جلد ۲ صفحہ ۱۷)

"اہلحدیث" ۲۹ نومبر ۱۹۲۹ء نے تو کھلے طور پر انجیلی حوالجات کی بناء پر لکھا تھا۔ کہ "ہم کسی صورت سے یہ کہنے کے لئے تیار نہیں کہ مسیح معصوم یعنی گناہوں سے بالکل پاک اور مبرا تھا۔ یہ سب مذکورہ بالا واقعات ہم کو بتاتے ہیں۔ کہ مسیح کی معصومیت کا دعوےٰ کرنا غلط ہے۔" (صفحہ ۱)

حوالجات تو اور بھی بہت سے ہیں مگر چشم بینا کے لئے اسی قدر کافی ہیں۔ اور ان سے اس اعتراض کی لغویت پوری طرح عیاں ہو سکتی ہے جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کیا ہے ❊

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

جلسہ سالانہ ۱۹۴۱ء پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرنیوالے اصحاب

ذیل کے اصحاب جلسہ سالانہ ۱۹۴۱ء پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے دست مبارک پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:۔

۲۰۱۔ آمنہ صاحبہ ضلع گجرات
۲۰۲۔ جمیلہ شمیم اختر صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۲۰۳۔ جیونی صاحبہ " جہلم
۲۰۴۔ حفیظہ بیگم صاحبہ " سیالکوٹ
۲۰۵۔ خورشید بیگم صاحبہ " سرگودہا
۲۰۶۔ اقبال بیگم صاحبہ " "
۲۰۷۔ جان بیگم صاحبہ " جہلم
۲۰۸۔ مختار بیگم صاحبہ " منٹگمری
۲۰۹۔ خورشید بیگم صاحبہ "
۲۱۰۔ آمنہ بیگم صاحبہ "

۲۱۱۔ محمودہ بیگم صاحبہ ضلع سرگودہا
۲۱۲۔ ہاجرہ صاحبہ " جہلم
۲۱۳۔ بڈھاں بی بی صاحبہ " سرگودہا
۲۱۴۔ رشیدہ بیگم صاحبہ ضلع گورداسپور
۲۱۵۔ حاکم بی بی صاحبہ " سیالکوٹ
۲۱۶۔ فاطمہ بی بی صاحبہ " گورداسپور
۲۱۷۔ زرینہ بیگم صاحبہ سندھ
۲۱۸۔ عمر بی بی صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۲۱۹۔ نواب بیگم صاحبہ ریاست حیدر آباد دکن

۲۲۰۔ نور نعمت صاحبہ گجرات
۲۲۱۔ عائشہ بی بی صاحبہ "
۲۲۲۔ بشیر بیگم صاحبہ "
۲۲۳۔ سردار بی بی صاحبہ "
۲۲۴۔ حسین بی بی صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۲۲۵۔ رحیم بی بی صاحبہ " فیروزپور
۲۲۶۔ زینب بی بی صاحبہ " سیالکوٹ
۲۲۷۔ اللہ رکھی صاحبہ " "
۲۲۸۔ جنت بی بی صاحبہ " گوجرانوالہ
۲۲۹۔ ہاجرہ بی بی صاحبہ ضلع شیخوپورہ

تحریک جدید سال ہشتم میں ایک نمایاں اور قابل تعریف اضافہ

ڈاکٹر برکت اللہ صاحب سیکرٹری مال تحریک جدید لکھتے ہیں: جماعت کوٹ فتح خاں کے سال ہشتم کے وعدے تو روانہ کئے جا چکے ہیں (وعدے مل گئے ہیں) اس میں کپتان ملک سلطان محمد خان صاحب کا اپنا وعدہ بجائے ۲۴۰ روپیہ کے ۶۶۰ روپیہ لکھا جائے نیز کپتان صاحب کی طرف سے اور وعدے بہ تفصیل ذیل ہیں۔

	بی بی سرور بانو مرحومہ زوجہ ملک صاحب	عائشہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک صاحب	راشدہ سلطانہ بنت ملک صاحب	سلطان رشید خان پسر کپتان صاحب	میزان	ادائیگی
سال اول	۲۰	۲۰	۱۰	۱۰	۶۰	فروری
" دوم	۲۵	۲۵	۱۱	۱۱	۷۲	مارچ
" سوم	۳۰	۳۰	۱۲	۱۲	۸۴	اپریل
" چہارم	۳۵	۳۵	۱۳	۱۳	۹۶	مئی
" پنجم	۴۰	۴۰	۱۴	۱۴	۱۰۸	جون
" ششم	۴۵	۴۵	۱۵	۱۵	۱۲۰	جولائی
" ہفتم	۵۰	۵۰	۱۶	۱۶	۱۳۲	اگست
" ہشتم	۵۵	۵۵	۱۷	۱۷	۱۴۴	ستمبر
	۳۰۰	۳۰۰	۱۰۸	۱۰۸	۸۱۶	

کپتان صاحب کا اپنا وعدہ جو کہ اب اضافہ کے ساتھ انہوں نے ۶۶۰ روپیہ کیا ہے۔ اسکو بھی وہ ماہ فروری سے سو روپیہ ماہوار کے حساب اقساط میں ادا کریں گے۔ گزشتہ سال کی رقم ملا کر کپتان صاحب اس سال میں ۱۴۷۶ روپیہ ادا کرینگے جو سال ہفتم سے پانچ گنا ہے۔ چونکہ ہر مجاہد اپنے خویش و اقارب کی طرف سے دے سکتا ہے اور حقیقی طور پر قربانی وہی کرتا ہے جو رقم ادا کرتا ہے۔ یہ وعدہ کپتان صاحب کی ایک ماہ کی آمد سے بھی زیادہ کا ہے۔ ہر شخص جو تحریک جدید میں شامل ہونا چاہتا ہے یا ہو چکا ہے۔ اسے ۹ جنوری ۱۹۴۲ء کا پر معارف خطبہ ضرور پڑھ لینا چاہیئے۔ پس احباب جو وعدہ اب کرنے والے ہیں یا کر چکے۔ وہ کم سے کم اتنی قربانی کریں۔ جو انکی ایک ماہ کی آمد سے بڑھ جائے۔ یہ اسلئے کہ درحقیقت وہی لوگ قربانی کرنے والے ہیں جو قربانی کے بوجھ کو محسوس کریں۔ پس دوستوں کو وعدہ کرنے میں نمایاں اضافوں کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی وعدوں کی آخری تاریخ ۱۴ جنوری یاد سے نکل نہ جائے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

جامعہ احمدیہ میں ایک تقریب

قادیان ۲۵ جنوری۔ کل بعد نماز عصر جامعہ احمدیہ کی طرف سے قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری اور چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کے جامعہ سے تبدیل ہو کر علی الترتیب نظارت دعوت و تبلیغ اور نظارت امور عامہ میں جانے نیز ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری اور ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے کے جامعہ میں متعین ہونے کی تقریب پر دعوت چائے دی گئی جس میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت، حضرت مولوی شیر علی صاحب، خان بہادر نواب محمد الدین صاحب بھی شریک ہوئے۔ بعض اور اصحاب بھی مدعو تھے۔ ناشتہ کے بعد پہلے طلباء جامعہ احمدیہ کی طرف سے اور پھر اساتذہ جامعہ احمدیہ کی طرف سے ایڈریس پڑھے گئے۔ جن کے جواب میں چوہدری علی محمد صاحب قاضی محمد نذیر صاحب اور ملک صلاح الدین صاحب نے مختصر تقریریں کیں۔ آخر میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے اپنی تقریر میں بحیثیت ناظر تعلیم و تربیت چوہدری علی محمد صاحب اور قاضی محمد نذیر صاحب کی سابقہ خدمات کی تعریف کی۔ اور اپنی نظارت کے ماتحت کام کرنے والے نئے کارکنوں کے متعلق توقع ظاہر فرمائی۔ کہ وہ بھی بہترین خدمات سرانجام دینگے۔ دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی

امتحان لیکچر لاہور

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام آئندہ امتحان ۸ تبلیغ (فروری) کو ہوگا۔ اس امتحان کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "لیکچر لاہور" کو نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں حضور نے ادیان باطلہ کے عقائد پر نہایت ہی عالمانہ اور ٹھوس تنقید فرمائی ہے۔ تبلیغ کے میدان میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے اس کتاب کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔ اس لئے جماعت کے خواندہ احباب سے گذارش ہے کہ وہ اس امتحان میں ضرور شریک ہوں۔

قائدین اور زعمائے کرام کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ اس امتحان کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اپنی اپنی جماعت کے تمام خواندہ احباب کو امتحان میں شمولیت کے لئے آمادہ کریں۔ اور جلد از جلد امیدواران کی فہرستیں مرتب فرما کر معہ فیس داخلہ بحساب ار فی کس ارسال فرمائیں۔ عبد اللطیف مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ

کلمہ گوؤں کے متعلق مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے ساتھیوں کا فتوے

(۱)

مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"کافر کون ہے اور مسلمان کون؟

ہم خدا کی توحید کے قائل۔ محمد رسول اللہ صلعم کی رسالت کے قائل۔ قرآن کریم کے ایک ایک حرف اور ایک ایک شوشہ پر ہمارا ایمان۔ ہم رسول اللہ صلعم کی ختم نبوت کے قائل۔ اس بات کے قائل۔ کہ آپ کے بعد نہ نیا نبی آ سکتا ہے۔ نہ پرانا۔ اور جو شخص آپ کے بعد نبوت کا دعوے کرے۔ وہ کافر و کذاب ہے۔ ہم ان تمام عقائد کے قائل جو اہل سنت والجماعت کے نزدیک مسلم ہیں۔ ہم کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ ہم تمام صحابہ اور تمام بزرگانِ دین اور تمام ائمہ کا احترام کرتے ہیں۔ خواہ وہ اہل سنت کے امام ہوں۔ یا اہلِ تشیع کے۔ ان عقائد کے رکھتے ہوئے اور اسلام کو دُنیا کے کناروں تک پہونچانا اپنی زندگیوں کا مقصد قرار دیتے ہوئے۔ تثلیث کے مرکزوں میں مسجدیں بناتے ہوئے۔ قرآن کریم کے ترجمے کرکے ان مقامات میں پہونچاتے ہوئے جہاں آج تک یہ پیغام حق نہیں پہونچا۔ ان عقائد اور اس کام کے ساتھ ہم کافر! اور حضرت عیسےٰؑ کو دو ہزار سال سے زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر بٹھا کر الآن کما کان کا مصداق بنا کر اور خالق کی صفات میں شریک ٹھہرا کر۔ اور حضرت عیسےٰؑ ایک نبی اللہ کو ختم نبوت کے بعد لا کر اور ختم نبوت کے عملاً منکر۔ تبلیغ اسلام کے فریضہ سے قطعاً لاپرواہ رہ کر۔ انبیاء علیہم السلام کو طرح طرح کے گناہوں کے مرتکب ٹھہرا کر۔ قرآن کریم کی کئی سَو آیات کو منسوخ سمجھتے ہوئے اسلام کے بزورِ شمشیر پھیلنے کی تائید کرتے ہوئے۔ اور کلمہ گوؤں کی تکفیر کرتے ہوئے بلکہ بعض ان میں سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مرتد اور منافق ٹھہراتے ہوئے یہ مسلمان! الیس منکم رجل رشید؟"

(رسالہ "ہمارے عقائد اور ہمارا کام" صفحہ ۱۸-۱۹)

اس عبارت میں مولوی محمد علی صاحب نے اپنی پارٹی کی مدح سرائی کے بعد دوسرے تمام کلمہ گوؤں کے جن غلط عقائد و اعمال کی بناء پر انہیں کافر قرار دیا ہے۔ ان میں سے تین پر ہم نے خاص طور پر نمبر لگا دیئے ہیں۔

(۲)

حضرت عیسےٰؑ کو خالق کا شریک ماننے والے "دائرہ اسلام سے خارج ہیں"

مولوی محمد علی صاحب نے غیر احمدی کلمہ گوؤں کا عقیدہ بیان کیا ہے۔ کہ وہ حضرت عیسےٰؑ کو دو ہزار سال سے زندہ۔ الآن کما کان۔ اور خالق کی صفات میں شریک ٹھہراتے ہیں۔ اور دوسری طرف مولوی صاحب کا مسلمہ فتوے یہ ہے۔ کہ:۔

(الف) "یہ اعتقاد کہ پرندوں کے نوع میں سے کچھ تو خدا تعالےٰ کی مخلوق اور کچھ حضرت عیسےٰؑ کی مخلوق ہے۔ سراسر فاسد اور مشرکانہ خیال ہے۔ اور ایسا خیال رکھنے والا بلا شبہ دائرہ اسلام سے خارج ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۲۵ طبع پنجم)

(ب) "ایسا خیال کرنا کفر اور صریح کفر اور سخت کفر ہے" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱۳ حاشیہ طبع دوم)

(۳)

ختم نبوت کے منکر دائرہ اسلام سے خارج ہیں

مولوی محمد علی صاحب نے غیر احمدی کلمہ گوؤں کو حضرت عیسےٰ نبی اللہ کی آمد کے عقیدہ کے باعث ختم نبوت کے منکر قرار دیا ہے ان کے اخبار میں لکھا جا چکا ہے۔ کہ:۔

"خاتم النبیین کے بعد نبی لانے کے مجرم جیسے ہمارے قادیانی بھائی ہیں۔ ویسے ہی غیر احمدی علماء ہیں . . . . . فرق صرف اتنا ہے۔ کہ غیر احمدی علماء خاتم النبیین کی مسند پر ایک پرانے نبی کو بٹھلاتے ہیں۔ اور ہمارے قادیانی رفیق ایک نیا نبی اس کی جگہ تجویز کرتے ہیں۔ اس لئے ہم دونوں کو غلطی پر سمجھتے ہیں۔ . . . . کسی نئے یا پرانے نبی کے اس امت میں آنے کے عقیدہ کو مستلزم کفر سمجھتے ہیں"

(پیغام صلح ۲۲۔ فروری ۱۹۱۶ء)

جناب مولوی محمد علی صاحب نے ایک طرف تو اپنی پارٹی کے سوا جملہ شیعہ۔ سُنی۔ اہلحدیث وغیرہم کو ختم نبوت کا منکر قرار دیا۔ اور دوسری طرف صاف لفظوں میں اپنا یہ فتویٰ شائع کیا۔ کہ:۔

"بے شک ختم نبوت کے منکر کو میں بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"

(پیغام صلح ۲۷ جنوری ۱۹۴۱ء)

ظاہر ہے۔ کہ اس طرح مولوی محمد علی صاحب نے اپنی پارٹی کے سوا سب کلمہ گوؤں کو "بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج" قرار دے دیا ہے۔

(۴)

کلمہ گوؤں کی تکفیر کرنے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں

مولوی محمد علی صاحب نے تمام کلمہ گو فرقوں کو دوسرے کلمہ گوؤں کی تکفیر کرنے والے قرار دیا ہے۔ اور پھر دوسری جگہ لکھا ہے:۔

"عام مسلمانوں کی طرف سے کفر اور ارتداد اور دجالیت کے فتووں کے سوائے اور اسے (لاہوری فریق کو) کچھ حاصل نہیں"

(پیغام صلح ۱۲ اگست ۱۹۴۱ء)

مدیر "پیغام صلح" نے لکھا۔ کہ:۔

"عام مسلمانوں نے تحریک احرار اور ڈاکٹر اقبال مرحوم کے خیالات سے متاثر ہو کر خود اس جماعت (لاہوری پارٹی) کی مخالفت کی۔ حتےٰ کہ اسے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج کرنے تک گریز نہیں کیا" (پیغام صلح ۱۴ اگست ۱۹۴۱ء)

بیانات بالا سے ثابت ہے۔ کہ مسلمانوں کے فرقے باہم بھی تکفیر کرتے ہیں۔ اور ان سب نے مولوی محمد علی صاحب کی پارٹی پر (جو بقول ان کے سچے مسلمانوں کی پارٹی ہے) کفر۔ ارتداد اور دجالیت کے فتوے دے دیئے ہیں۔ اور ان کو "کافر اور دائرہ اسلام سے خارج" قرار دے دیا ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ ایسے فتوے دینے والوں کے متعلق مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کا کیا فتوے ہے؟ سو ان کا مسلمہ اور شائع شدہ فتوے یہ ہے۔ کہ:۔

(الف) "تکفیر سب سے بڑا جرم ہے جس کا ایک مسلمان مرتکب ہو سکتا ہے۔ اور مکفّر کے حق میں خاموش رہنا بھی اسلام کے ساتھ غداری ہے" (رسالہ ردّ تکفیر صفحہ ۶)

(ب) "جو مسلمان کو کافر کہتا ہے۔ اور اس کو اہلِ قبلہ اور کلمہ گو اور عقائد اسلام کا معتقد پا کر پھر بھی کافر کہنے سے باز نہیں آتا۔ وہ خود دائرہ اسلام سے خارج ہے"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۵۶)

خلاصہ

مندرجہ بالا بیانات سے واضح ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ اور ان کی پارٹی اپنے سوا سب کلمہ گوؤں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج مانتی ہے۔ یہ ایسا صاف نتیجہ ہے۔ کہ کوئی عقلمند انسان اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ وما علینا الا البلاغ المبین

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری۔

الناشر۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ملتان۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ۳ تا ۱۵ صلح قادیان سے چل کر لاہور، منٹگمری اور مضافات منٹگمری میں دو مقامات کا دورہ کرکے ملتان پہونچے۔ آپ نے منٹگمری اور مضافات میں تقریریں کیں۔ منٹگمری میں "فلسفہ جنگ از رُوئے تعلیم اسلام" کے موضوع پر پبلک لیکچر دیا۔ ملتان پہونچکر اصلاحی اور تربیتی امور کو انجام دیا۔

اودھمہ۔ مولوی محمد دین صاحب نے ۸ تا ۱۵ صلح دو مقامات کا دورہ کرکے ۱۰۰ افراد تک پیغام احمدیت پہونچایا۔ اور تبلیغی و تربیتی درس دیئے۔ اور دیگر نظارتوں سے متعلقہ امور کو انجام دیا۔

لائل پور۔ مولوی عبدالقادر صاحب مبلغ نے ۵ تا ۱۴ صلح ۱۳۲۰ ہش لائل پور۔ لالیاں و نکاپہ ضلع جھنگ حیات پور ضلع سرگودہ کا دورہ کیا۔ تین درس دیئے ساٹھ افراد کو پیغام احمدیت پہنچایا جماعتی تربیت و اصلاح کا کام کیا۔

سرحد۔ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ نے ۵ تا ۱۶ صلح چھ مقامات کا دورہ کیا۔ دس درس دیئے۔ دو لیکچر دیئے۔ ۸۴ میل تبلیغی سفر کیا۔ ۱۲ ملاقاتیں کیں۔ خطبہ جمعہ میں حضرت امیرالمومنین کے فرمودہ خطبہ جمعہ کا ترجمہ پشتو میں سنایا۔

ریاست ٹراونکور۔ مولوی عبداللہ صاحب مالاباری نے یکم تا ۷ صلح دو مقامات کا دورہ کرکے دو لیکچر دیئے جماعتی تربیت و اصلاح کا کام کیا۔

برہمن بڑیہ۔ علاقہ برہمن بڑیہ میں ۱۴ مقامات کے ۸۲ انصار و خدام نے ۵۳ مقامات کا دورہ کرکے ۱۸۱ افراد کو پیغام احمدیت پہنچایا۔ تبلیغ کنندگان میں امیر صاحب۔ پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹری تبلیغ شامل تھے۔

ناظم نشر و اشاعت

چولہ حضرت بابا نانک صاحبؒ

(۵)

گیانی گیان سنگھ صاحب کی اس کمزور اور غلط روایت کو جس کا ذکر گزشتہ قسط میں کیا جا چکا ہے، بعد کے سکھ مورخین نے چولہ صاحب کو مشتبہ کرنے کا ایک سہارا بنالیا۔ گیانی صاحب سے قبل سکھ کتب میں یہ بات صریح الفاظ میں مرقوم تھی۔ کہ یہ چولہ حضرت بابا نانک صاحب کو خدا کی طرف سے بطور خلعت ملا تھا۔ لیکن گیانی صاحب کے بعد ہر ایک سکھ مصنف نے اس روائت کو غنیمت سمجھا۔ اور لکھنا شروع کردیا۔ کہ یہ چولہ خلیفہ بغداد سے بطور نذر ملا تھا۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ جس طرح گیانی صاحب نے بغیر چولہ صاحب دیکھے ایک بات لکھدی۔ اور پھر خود ہی اس کو کمزور کردیا۔ اسی طرح دوسرے مؤرخین نے بغیر گیانی صاحب کی تحریرات کا بغور مطالعہ کئے اور چولہ کے درشن کئے۔ اس سے متعلق لکھنا شروع کردیا۔ افسوس ہے کہ اس غلطی میں بڑے بڑے سکھ وِدوان بھی مبتلا ہونے سے نہ بچ سکے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ جات سے ظاہر ہے:۔

سکھوں کے مشہور و معروف عالم بھائی ویرسنگھ صاحب امرتسری تواریخ گورو خالصہ مصنفہ گیانی گیان سنگھ صاحب صفحہ ۳۹ کے حوالہ سے لکھتے ہیں :۔

"گورو صاحب بغداد گئے تو حاکم نے آپ کی پیروی اختیار کی۔ گورو جی کی برکت سے اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ بیگم نے ایک چولہ جس پر عربی لکھی ہے گورو جی کی نذر کیا"۔

(نانک پرکاش سپاونت بھائی ویرسنگھ صفحہ ۹۱۲)

لیکن گیانی صاحب کی کسی کتاب سے اس بات کی تصدیق نہیں ہوتی۔ یعنی گیانی صاحب نے کسی ایسے چولہ کا ذکر نہیں کیا۔ جو باباجی کو کسی بیگم نے دیا ہو۔ اور اس پر عربی لکھی ہو گیانی صاحب نے تو صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ خلیفہ بغداد کا دیا ہوا چولہ کشیدہ کاری سے تیار کیا گیا تھا۔ یعنی اس کی بیگم نے اس چولہ پر قرآن شریف کی آیات کو کشیدہ کاری سے کاڑھا تھا۔ اور انہوں نے تو یہاں تک بھی لکھ دیا ہے۔ کہ اگر ڈیرہ بابا نانک کے چولہ پر آیات چھاپہ کی (لینی لکھی ہوئی) ہیں۔ تو پھر وہ خلیفہ بغداد کا دیا ہوا چولہ نہیں بھائی ویرسنگھ صاحب کی تحریر سے یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ جس طرح گیانی گیان سنگھ صاحب نے بغیر چولہ صاحب دیکھے چولہ سے متعلق ایک روائت سکھ لٹریچر میں داخل کی۔ اسی طرح بھائی صاحب نے گیانی صاحب کی تحریرات دیکھے بغیر یہ بات ان کی طرف منسوب کردی سکھ صاحبان کے مشہور پرچارک بھائی ٹھاکر سنگھ صاحب نے اپنا خیال مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے۔

"چولہ جس پر عربی کے حروف لکھے ہوئے ہیں۔ یہ چولہ ڈیڑھ گز لمبا اور اگر تنیا (ایک قسم کا چوغہ) ہے۔ رنگ بادامی کپڑا باریک ہے بغداد کے بادشاہ "سلیم" نے باباجی کو بطور نذر پہنایا۔ جو ڈیرہ بابا نانک بیدی کابل سنگھ کے گھر میں ہے"۔ (گوردوارے درشن صفحہ ۵۸۱)

بھائی ٹھاکر سنگھ صاحب نے گیانی گیان سنگھ صاحب کی تقلید میں چولہ کا بغداد سے ہی ملنا بیان کیا ہے۔ لیکن بھائی صاحب نے یہ لکھا ہے۔ کہ اس پر عربی کے حروف لکھے ہوئے ہیں۔ اور گیانی صاحب کا ارشاد ہے۔ کہ اگر اس پر عربی لکھی ہوئی ہے۔ تو وہ چولہ خلیفہ بغداد کا دیا ہوا نہیں۔ کیونکہ جو چولہ خلیفہ بغداد سے حاصل ہوا تھا اس پر آیات کشیدہ کاری سے بنائی گئی تھیں۔ گیانی صاحب نے بغداد کے حاکم کو خلیفہ ظاہر کیا ہے۔ اور بھائی صاحب نے بادشاہ بتایا ہے۔ اس کے علاوہ گیانی صاحب اس کا نام "بکر" بتاتے ہیں۔ اور بھائی صاحب "سلیم" فرماتے ہیں۔ یہ باتیں ظاہر کرتی ہیں۔ کہ کسی صاحب نے حقیقت کو مدنظر رکھنے کی تکلیف گوارا نہیں فرمائی۔ اور نہ ایک دوسرے کی تحریرات کی طرف توجہ دی ہے اور سنیئے سکھ صاحبان کے مشہور و معروف نکالر سردار بہادر سردار کاہن سنگھ صاحب نابھہ اپنی مشہور تصنیف "مہان کوش" میں اور ان کی تقلید میں مشہور سکھ ہسٹورین سردار گوربخش سنگھ صاحب "شمشیر" جھبالئے رسالہ امرت لدھر نومبر ۱۹۳۵ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

"جس وقت گورو نانک صاحب بغداد تشریف لے گئے تھے اس وقت وہاں کا حاکم اسمٰعیل صفوی تھا"

سردار گوربخش سنگھ صاحب نے اس چولہ سے متعلق اپنا خیال مندرجہ ذیل الفاظ میں ظاہر کیا ہے۔ "درحقیقت۔ عرب فارس یا مصر کے کسی شخص نے یہ چولہ گورو صاحب کی نذر کیا"۔

(امرت نومبر ۱۹۳۸ء)

شمشیر صاحب نے اس بارہ میں جو رائے ظاہر کی ہے۔ وہ ان سب کی تردید کرتی ہے۔ جو چولہ صاحب کا خلیفہ بغداد سے ملنا ظاہر کرتے ہیں اور آپ کی یہ رائے جو آپ نے "درحقیقت" لکھ کر شروع کی ہے۔ کسی تحقیق کا نتیجہ نہیں۔ اور نہ اس کا تاریخ میں کوئی ذکر ہے۔ اس کی غرض بھی صرف یہی ہے کہ چولہ کی عظمت کو کم کردیا جائے۔ وہ شخص کون تھا جس نے یہ چولہ باباجی کی نذر کیا۔ اور وہ کہاں کا تھا۔ اس کے بیان کرنے میں شمشیر صاحب نے لاعلمی ظاہر کی ہے۔ آپ کی اس معاملہ میں کس حد تک تحقیق تھی۔ اس کا پتہ آپ کی مندرجہ ذیل عبارت سے آسانی سے لگ جاتا ہے۔ آپ ڈیرہ بابا نانک میں موجودہ چولہ صاحب سے متعلق لکھتے ہیں:۔

"شری گورو نانک صاحب کا ڈیرہ (دیہرا) بابا نانک میں بیدی کابل مل کے گھر چولہ ہے۔ جس پر قرآن شریف کی آیات اور خدا کی حمد کشیدہ کاری سے نکالی ہوئی ہیں"۔

(امرت نومبر ۱۹۳۸ء)

ڈیرہ بابا نانک میں موجود چولہ کا جن لوگوں کو درشن کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اس پر قرآن شریف کی کوئی آئت کشیدہ کاری سے نکالی ہوئی نہیں۔ بلکہ قلم سے مختلف رسم الخطوں میں لکھی ہوئی ہیں۔ اب ناظرین خود ہی اندازہ کریں کہ جن صاحبان کی تحقیقات ایک موجود چیز سے متعلق اس قدر غلط اور خلاف واقعہ ہو وہ آج سے صدیوں پہلے کے واقعات سے متعلق کیسے درست نتائج اخذ کرسکتے ہیں۔ اور لوگوں کی کہاں تک صحیح راہ نمائی کرسکتے ہیں:۔

صاف معلوم ہوتا ہے کہ شمشیر صاحب نے چولہ صاحب کا درشن کئے بغیر ہی یہ بات لکھدی۔ اور "مہان کوش" کی تقلید کی۔ گو آپ نے مہان کوش کا حوالہ نہیں دیا۔ لیکن یہ تمام عبارت مہان کوش کی ہے۔

سردار ہوشیار سنگھ صاحب جاگیردار مصنف اتہاس سکھ گورو صاحبان نے لکھا ہے "جب ستگورو صاحب بغداد سے چلنے لگے۔ تو خلیفہ (بغداد) آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنی طرف سے ایک خلعت جس پر قرآن شریف کی آیات عربی میں کشیدہ کاری سے نکالی ہوئی تھیں آپ کی نذر کیا۔ یہ خلعت اب ڈیرہ بابا نانک میں موجود ہے"۔

(اتہاس سکھ گورو صاحبان صفحہ ۸۷)

سردار صاحب نے ڈیرہ بابا نانک میں موجود چولہ کو گیانی گیان سنگھ صاحب کی تقلید میں خلیفہ بغداد کا دیا ہوا چولہ تسلیم کیا ہے۔ اور سردار بہادر کاہن سنگھ صاحب کی تقلید میں اس پر قرآن شریف کی آیات کا کشیدہ کاری سے نکالی ہوئی بیان کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ دونوں باتیں اصلیت کے خلاف ہیں۔ ڈیرہ بابا نانک میں موجودہ چولہ پر کوئی آئت کشیدہ کاری کی نہیں ہے۔ بلکہ تمام کی تمام لکھی ہوئی ہیں اور گیانی گیان سنگھ صاحب خود ہی لکھ چکے ہیں۔ کہ اگر چولہ پر قرآن شریف کی آیات لکھی ہوئی ہیں۔ تو پھر وہ خلیفہ بغداد کا دیا ہوا نہیں ہے۔

سردار صاحب نے خلیفہ بغداد کا نام ظاہر نہیں کیا۔ اور آپ کی مندرجہ بالا تحریر اس بات پر بھی بخوبی روشنی ڈالتی ہے کہ چولہ صاحب کے درشن آپ نے بھی نہیں کئے کیونکہ اگر آپ نے چولہ صاحب کے درشن کئے ہوتے تو پھر یہ بات کبھی نہ لکھتے۔ کہ اس پر قرآن شریف کی آیات کشیدہ کاری سے نکالی ہوئی ہیں۔

پروفیسر سندر سنگھ صاحب ایم ایس سی گورو نانک کالج گوجرانوالہ نے لکھا ہے۔ "جب گورو صاحب (بغداد سے) چلنے لگے۔ تو وہاں کے خلیفہ نے ایک جامہ جس پر کئی زبانوں میں قرآن شریف کی آیتیں مندرج تھیں بطور یادگار ان کی بھینٹ کیا۔ گورو صاحب اسے ساتھ ہند میں لے آئے تھے۔ جو کہ اب چولہ کے نام سے ڈیرہ بابا نانک میں آج کے دن تک موجود ہے"

"ہتک کام کرنے سے نہیں بلکہ نکما بیٹھ کر کھانے میں ہے"

اور ہولا کے روز اس کا ہر ایک یاتری کو درشن کرایا جاتا ہے "
مختصر و مکمل تواریخ گورو خالصہ ص۲۹۔

پروفیسر صاحب ڈیرہ بابا نانک میں موجودہ چولہ پر کئی زبانوں میں قرآن شریف کی آیات کا درج ہونا بیان کیا ہے۔ لیکن ان زبانوں کا ذکر نہیں کیا۔ یہ بات بھی خلاف واقعہ ہے۔ چولہ پر سوائے عربی میں قرآن شریف کی آیات مختلف رسم الخطوں میں ہونے کے اور کسی زبان میں بھی کوئی آئت نہیں۔ شاید پروفیسر صاحب نے مختلف رسم الخطوں کو کئی زبانیں خیال کر لیا ہے۔ کیونکہ عربی کے مختلف رسم الخطوں سے ناواقف آدمی کو یہ دھوکہ لگ سکتا ہے آپ نے آیات کے کشیدہ کاری سے یا قلم سے لکھی ہوئی ہونے کے بارہ میں کوئی رائے ظاہر نہیں کی۔ اور خلیفہ بغداد کا نام بتانے میں بھی خاموشی اختیار کی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب باباجی بغداد تشریف لے گئے۔ اس وقت وہاں پر نظام خلافت نہیں تھا۔ اور نہ کوئی خلیفہ ہی تھا

ان حوالہ جات میں ایک بات بالکل نمایاں طور پر نظر آ رہی ہے وہ یہ کہ ہر ایک سکھ مؤرخ نے یہ کوشش کی ہے کہ چولہ صاحب کی عظمت کو کم کر دیا جائے۔ اور اس غرض کے لئے انہوں نے جو طریق اختیار کیا۔ وہ بھی بالکل ظاہر ہے۔ چولہ صاحب سے متعلق گیانی گیان سنگھ صاحب کی تقلید میں سکھ لٹریچر میں یہ بات داخل کرنے کی پوری پوری کوشش کی گئی ہے۔ کہ یہ آپ کو خلیفہ بغداد سے ملا تھا۔ تا وہ روائت جو پہلے موجود تھی۔ کہ یہ آپ کو خدا کی طرف سے بطور خلعت ملا مفقود ہو جائے۔ کیونکہ اس روائت کی موجودگی قرآن شریف کی صداقت اور باباجی کا اسلام ثابت کرتی ہے۔ لیکن کسی بھی مؤرخ نے چولہ صاحب کے درشن کرنے کی تکلیف گوارا نہ فرمائی۔ اور ایک دوسرے کی تحریرات پر غور کرنا بھی نامناسب خیال کیا۔ جس کے باعث ان کی تحریرات علاوہ واقعات کے خلاف ہونے کے ایک دوسرے کے بھی خلاف ہیں ؛

گیانی عباد اللہ

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق حضور کا ارشاد
اور
جماعت احمدیہ کا فرض

جس مقصد عظیم کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے اس کو ہم کبھی پا نہیں سکتے۔ جب تک کہ آپ کی تصانیف کو وہ رتبہ اور اہمیت نہ دیں جس کی وہ مستحق ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کے دل میں دنیا کو راہ راست پر لانے اور محبوب حقیقی سے ملانے کے لئے جو معارف اور حقائق ڈالے گئے۔ ان کو آپ نے اپنی کتابوں میں درج فرمایا ہے۔ اور جو شخص اس طرف توجہ نہیں کرتا وہ حقیقی طور پر اس مقصد عظیم سے دور پڑا ہؤا ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اشتہار اکتوبر ۱۸۹۹ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۸ ص۲۰ و ص۲۱ میں فرماتے ہیں " اسی میں میرا سرور اور اسی میں میرے دل کی ٹھنڈک ہے۔ کہ جو علوم اور معارف سے میرے دل میں ڈالا گیا ہے۔ میں خدا کے بندوں کے دلوں میں ڈالوں۔ دور رہنے والے کیا جانتے ہیں۔ مگر وہ جو ہمیشہ آتے جاتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ کیونکر میں دن رات تالیفات میں مستغرق رہتا ہوں۔ اور کس قدر میں اپنے وقت اور جان کے آرام کو اس راہ میں فدا کر رہا ہوں۔ میں ہر دم اس خدمت میں لگا ہؤا ہوں "

چنانچہ نظارت ہذا اس اہمیت کے مدنظر احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے ہر سال امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انتظام کرتی ہے۔ اور امسال بھی اس غرض کے لئے ایسا انتظام کیا گیا ہے۔ اور اس کے لئے جو نصاب تجویز کیا گیا ہے۔ اس کے لئے جلسہ سالانہ سے قبل اخبار الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس وقت تک نہ ہی عہدیداران جماعت نے۔ اور نہ ہی احباب جماعت نے سوائے چند احباب کے توجہ کی ہے۔ بنابریں اس اعلان کے ذریعہ میں احباب جماعت کو عموماً اور عہدیداران جماعت کو خصوصاً توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں خود بھی شریک ہوں۔ اور دوسرے احباب کو بھی اس کی تحریک کریں۔ اور بعد کارروائی اس امر کی اطلاع عہدیداران جماعت کی معرفت جلد سے جلد نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ اس اعلان میں خصوصیت سے میرے مخاطب سیکرٹریان تعلیم و تربیت و امرا و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ ہیں ؛

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

مصائب کے طوفان میں امان کی چٹان

جنگ اور دیگر آفات دنیا کے سامنے بڑی مصیبت پیش کر رہے ہیں۔ یہ سب بلائیں آسمانی نوشتوں اور خدائی وعدوں کا ظہور ہیں۔ تا خدائے یگانہ کے بندے اس کے آستانہ پر جھکیں۔ اور جنہوں نے اس کے احسانات اور جمالی تجلیات سے اسے شناخت نہیں کیا۔ وہ اس کے غضب اور زور آور حملوں سے اسے پہچانیں۔ احمدی احباب کا سہارا ہر آن اپنے مولےٰ پر ہے۔ اور سب اسی کی حفاظت میں ہیں۔ مگر ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شفقت بھرے دل سے اپنے اتباع کے لئے ایک خواہش کا اظہار کیا ہے۔ جسے ذیل میں درج کرتا ہوں۔ حضور اپنے مکتوب بنام جناب نواب محمد علی خانصاحب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

" مجھے تو یہ معلوم ہؤا ہے کہ یہ دن دنیا کے لئے بڑی بڑی مصیبتوں اور موت اور دُکھ کے دن ہیں۔۔۔۔ مجھے اس بات کا خیال ہے۔ کہ اس شور قیامت کے وقت جس کی مجھے الہام الٰہی سے خبر ملی ہے حتی الوسع اپنے عزیز دوست قادیان میں ہوں "

(مکتوب مؤرخہ ۱۱ر جولائی ۱۸۹۸ء، تذکرہ ص۳۰۹)

آنے والے ہولناک دنوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ نے بھی اس سال جلسہ سالانہ پر اس مبارک تجویز کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ مومنوں کو حکم ہے خُذُوْا حِذْرَكُمْ۔ پس احباب کو دیگر تجاویز کے علاوہ اس احتیاط کو بھی مدنظر رکھنا چاہئیے۔ اور اگر ظاہری طور پر آنا ممکن نہ ہو۔ تو وابستگی تو ضرور ہونی چاہئیے۔ تا دلوں پر نگاہ رکھنے والا خدا رحم فرمائے ؛

خاکسار۔ ابو العطا جالندھری

تفسیر کبیر جلد اوّل کی خریداری کیلئے احباب اطلاع دیں

اب جبکہ بفضلہٖ تعالےٰ تفسیر کبیر کی جلد اوّل (از سورہ فاتحہ) جلد ہی شائع ہو رہی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ مہربانی فرما کر وہ دوست جو اسے خریدنا چاہتے ہیں۔ وہ پہلے اپنے اسماء اور مکمل پتوں سے مطلع فرمائیں۔

جن دوستوں نے پہلی شائع شدہ جلد تفسیر کبیر حاصل کی ہوئی ہے۔ ان کے لئے نسخہ ریزرو کرانے کے لئے کسی رقم کے بطور پیشگی ادا کرنے کی شرط نہ ہو گی۔ ہاں اپنے طور پر اپنی سہولت کے لئے اگر وہ علی الحساب کچھ رقم جمع کرانا چاہیں۔ تو وہ امانت تفسیر کبیر دفتر محاسب میں رقم ارسال فرما سکتے ہیں۔ لیکن جو دوست نئے خریدار ہیں۔ ان کے لئے تفسیر کبیر جلد اوّل کا نسخہ صرف اس صورت میں ریزرو کیا جائے گا۔ جبکہ ان کی طرف سے کچھ رقم بطور پیشگی بھی موصول ہو جائے گی۔ احباب بہت جلد اپنے آرڈرز ارسال فرما کر ممنون فرمائیں ؛

انچارج تحریک جدید قادیان

روزنامہ الفضل کے چار پرچے نصف قیمت پر

اللہ تعالےٰ اس صدقہ جاریہ کیلئے بہت بڑی جزائے خیر دے جناب سیٹھ محمد غوث صاحب حیدر آباد دکن کو جنہوں نے تیس روپیہ کی رقم ارسال فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ اس رقم سے چار ایسے مستحق احمدیوں کے نام ایک سال کیلئے " الفضل " جاری کر دیا جائے جو نصف قیمت خود ادا کرنے کیلئے تیار ہوں

گریجوایٹ اصحاب توجہ فرماویں!

فیڈرل پبلک سروس کمشن کے زیر انتظام گورنمنٹ آف انڈیا سکرٹریٹ اور اس کے ملحقہ دفاتر میں اسسٹنٹوں کی بھرتی کے لئے ایک مقابلہ کا امتحان ۲۰ر جولائی ۱۹۴۲ء سے شروع ہوگا۔

(۲) امتحان مذکور میں صرف ایسے گریجوایٹ جن کی تاریخ پیدائش نہ یکم جولائی ۱۹۲۰ء سے پہلے اور نہ ۳۰ر جون ۱۹۳۲ء کے بعد ہو شامل ہو سکتے ہیں۔

نوٹ:- ایسے امیدوار جنہوں نے ابھی تک بی۔اے نہیں کیا۔ مگر وہ بی۔اے کا امتحان دینے والے ہیں وہ بھی اس مقابلہ کے امتحان کیلئے درخواست کر سکتے ہیں بشرطیکہ بی۔اے کے امتحان کے پاس کرنے کی اطلاع پبلک سروس کمشن مذکور کو یکم جولائی ۱۹۴۲ء سے قبل پہنچا دیں۔

۳۔ امتحان کیلئے درخواستیں فیڈرل پبلک سروس کمیشن کو ۲۷ر فروری ۱۹۴۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

۴۔ امتحان کے لئے فیس داخلہ مبلغ تیس روپے ہے۔

۵۔ امتحان مقابلہ مندرجہ ذیل مقامات پر ہوگا۔ الہ آباد۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی لاہور۔ اور مدراس۔

۶۔ ایسے امیدوار جو اسوقت سرکاری ملازمت میں ہیں۔ وہ بھی بشرطیکہ کمیشن کے مقرر کردہ شرائط کو پورا کر سکتے ہوں درخواست کر سکتے ہیں۔

۷۔ امتحان مندرجہ ذیل مضامین میں ہوگا۔

(الف) لازمی پرچہ جات

(۱) انگلش (مضمون ڈرافٹنگ وغیرہ) ۲۰۰ نمبر
(۲) حساب ——— ۱۰۰ نمبر
(۳) جنرل نالج ——— ۱۰۰ نمبر
(۴) جنرل اینڈ اکنامک جیوگرافی آف انڈیا ۱۰۰ نمبر

(ب) اختیاری پرچہ جات جن میں سے صرف دو پرچے لئے جا سکتے ہیں۔ ہر ایک پرچہ ۲۰۰ نمبر کا ہوگا۔ اور معیار بی۔اے کے امتحان کے برابر ہوگا

(۱) انگلش (زباندانی) Language and Litrature.
(۲) پولٹیکل اکنامی (۳) پولٹیکل سائنس
(۴) ماڈرن ہسٹری (انڈین)
(۵) ماڈرن ہسٹری (جنرل انیسویں اور بیسویں صدی کی)
(۶) ریاضی (Mathematics)
(۷) فزکس۔ (۸) کیمسٹری

۸۔ اسسٹنٹوں کا موجودہ گریڈ ۴۰۰-۱۵-۳۱۰-۱۰-۲۸۰-۱۰-۱۴۰ ہے

مزید تفصیلات اور فارم ہائے درخواست ۴ر سکرٹری فیڈرل سروس کمیشن میٹکاف ہاؤس دہلی {Secretary Fedral Public service Commission Metcalfe House Delhi} سے طلب کریں۔

محمد شریف چغتائی نئی دہلی

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۱۶:- مسماۃ حسین بی بی زوجہ بابو فضل دین صاحب قوم راجپوت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

تفصیل جائیداد:- (۱) میرا زیور مالیتی تقریباً ۴۰۰ روپے کا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کو ثابت ہو جائے۔ تو صدر انجمن احمدیہ ⅛ حصہ کے زر وصیت کے وصول کرنے کی مجاز ہوگی۔ کیونکہ ۴۰۰ روپے کے ⅛ حصہ بقدر ۵۰ روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو رقم میں اپنی حیات میں ادا کرتی رہوں۔ وہ

اعلان نکاح

رحمت خان ولد اللہ دین قوم ترکھان سکنہ فتح پور کا نکاح مسماۃ سید بی بی دختر گلزار ترکھان سکنہ تہال سے مبلغ ۲۰۰ روپے مہر پر ۲۷ر اکتوبر ۱۹۴۱ء کو حاجی محمد دین صاحب امیر جماعت احمدیہ تہال نے پڑھا۔

بشیر احمد حکوالی قادیان

اسے ضرور پڑھیں!

الفضل کے شمارہ ۱۸ و ۱۹ میں ان اصحاب کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جنکا چندہ الفضل ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ر فروری ۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب سے مؤدبانہ التجاء ہے کہ اپنا نام فہرست میں دیکھ کر بہت جلد چندہ ارسال فرماویں۔ جو دوست ۸ر فروری تک اپنا چندہ ارسال فرما دینگے۔ ان کی خدمت میں وی۔پی ارسال نہیں ہونگے۔ لیکن جن احباب کا اس تاریخ تک چندہ وصول نہیں ہوگا۔ ان کی خدمت میں ۸ر فروری کو وی۔پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ ہم احباب سے عرض کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ وی۔پی سے ان پر تین آنہ کا زائد خرچ پڑ جاتا ہے۔ اور موجودہ حالات میں ضروری ہے۔ کہ ہر ممکن کفایت کا طریق اختیار کیا جائے۔ لہذا احباب کو چاہیئے کہ رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کریں بعض احباب رقم ارسال کرنے یا وی۔پی کے روکنے کی اطلاع دینے میں بڑی دیر کر دیتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کی خدمت میں وی۔پی ارسال کر دیا جاتا ہے اور پھر بلا وصولی واپس آجانے کی صورت میں دفتر کو بلاوجہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اُمید ہے احباب اس بارے میں پورے تعاون سے کام لیں گے۔

"منیجر"

بروقت مشورہ

ہندوستان کے دفاع سے متعلقہ بری۔ بحری اور فضائی فوجوں کو ضروری اشیاء مسلسل بہم پہنچانی ہوتی ہیں۔ متعدد فیکٹریاں اور ورکشاپیں جو روز افزوں مقدار میں سامان جنگ تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ انہیں کوئلہ اور دیگر سامان پہنچانا اور وہاں سے لانا ہوتا ہے۔ فوجوں کی غیر معمولی نقل و حرکت ہوتی ہے۔ اور پٹرول راشننگ کی وجہ سے پبلک کے آدمیوں کی غیر متوقع آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔ ریلوے نے ان حالات کا مقابلہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے اور ان گاڑیوں کو بھی مرمت کر کے بروئے کار لائی ہے جو عام حالات میں نکارہ ہونیکی وجہ سے ردّی کر دی جاتیں۔ تاہم مسافروں کے سفر کا امن کے زمانہ کا سا انتظام نہیں کر سکتی۔ بدیں وجہ پبلک کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ ریلوے کے مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی خاطر ہی سفر سے احتراز کریں۔ یا اشد ضروری سفر ہی کریں۔ اور سفر کی مشکلات اور دقتوں کو جو موجودہ حالات میں ناگزیر ہیں خندہ پیشانی سے برداشت کریں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان ضلع گورداسپور کو یاد رکھیئے!

اس دواخانہ سے علاوہ خاص اکسیروں اور تریاقوں کے حضرت خلیفۃ اوّل رضؓ کے تمام نسخہ جات اور پرانے اطباء کے مشہور نسخہ جات تیار شدہ ملتے ہیں اور تیار کرائے جا سکتے ہیں۔ **سُرمہ ممیرا خاص** جملہ امراض چشم کیلئے بہترین ہے۔

قیمت فی تولہ عہ۸ چھ ماشے عہ۴ تین ماشے ۱۰ر

قلب الحجر

ہمارے پاس مختلف قسم کا قلب الحجر موجود ہے۔ مختلف امراض مثلاً جنون۔ مالیخولیا۔ بانجھ پن۔ نیز پرانے بخاروں کیلئے نافع ہے۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب رضؓ شاہی طبیب مہاراجہ جموں و کشمیر نے اس کی بہت تعریف فرمائی ہے۔ اور اسقاط کا بہترین علاج قرار دیا ہے۔ ہمارے ہاں اصلی اور خالص قلب الحجر موجود ہے۔ اس کے ساتھ اکسیر اٹھرا کا استعمال سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے۔ ہماری تیار کردہ "اکسیر اٹھرا" میں ایرانی زعفران اور تبتی کستوری ڈالی جاتی ہے۔ لہذا فوائد کے لحاظ سے یہ گولیاں اپنی نظیر آپ ہیں۔

قلب الحجر تین روپے تولہ۔ اکسیر اٹھرا مکمل خوراک گیارہ تولہ عہ۱۰ر فی تولہ ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:- **طبیہ عجائب گھر قادیان**

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ملٹری ریلوے یونٹس (INDIAN CORPS OF ENGINEERS) میں بطور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹرز اور گارڈز تعلیم دینے اور بھرتی کرنے کیلئے مندرجہ ذیل شرائط پر امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ہر ایک صنف میں تقریباً ۴۰ آدمیوں کی ضرورت ہے۔

سٹیشن ماسٹرز اور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹرز

گریڈ	مستقل گریڈ	گریڈ کی تنخواہ (گریڈ اول، دوم اور سوم عرصہ ٹریننگ کا الاؤنس)	خوراک الاؤنس	راشن الاؤنس	حجامت کا الاؤنس	جملہ نقد رقم جو ہندوستان میں ملے گی۔
گریڈ اول	۱۶-۰-۰	۲۷۰-۰-۰	۲-۰-۰	×	۰-۵-۰	۲۸۸-۵-۰
گریڈ دوم	۱۶-۰-۰	۱۷۵-۰-۰	۲-۰-۰	×	۰-۵-۰	۱۹۳-۵-۰
گریڈ سوم (الف)	۱۶-۰-۰	۸۰-۰-۰	۲-۰-۰	×	۰-۵-۰	۹۸-۵-۰
گریڈ سوم (ب)	۱۶-۰-۰	۴۰-۰-۰	۲-۰-۰	×	۰-۵-۰	۵۸-۵-۰
گارڈز						
گریڈ اول	۱۶-۰-۰	۱۸۰-۰-۰	۲-۰-۰	×	۰-۵-۰	۱۹۸-۵-۰
گریڈ دوم	۱۶-۰-۰	۸۵-۰-۰	۲-۰-۰	×	۰-۵-۰	۱۰۳-۵-۰
گریڈ سوم	۱۶-۰-۰	۴۰-۰-۰	۲-۰-۰	×	۰-۵-۰	۵۸-۵-۰

ملٹری یونٹ میں داخل ہونے پر لباس اور راشن فری ملے گا۔

۱۔ فیلڈ سروس میں جانے پر اوپر لکھی ہوئی تنخواہ کے علاوہ مبلغ ۱۲ روپے ماہوار الاؤنس بھی دیا جائیگا۔

۲۔ امیدواروں کی تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرکولیشن سیکنڈ ڈویژن ہو یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس کیا ہو۔ عمر بالترتیب مورخہ ۵/۲/۴۲ اور ۱۰/۲/۴۲ کو ۱۷½ سے کم اور ۲۷ سال سے زیادہ نہ ہو۔ تھرڈ ڈویژن میٹرکولیشن کی درخواستوں پر اس صورت میں غور کیا جائیگا۔ جب کہ سیکنڈ ڈویژن میٹرکولیشن کی درخواستیں مقررہ تعداد سے کم دصول ہونگی۔

۳۔ اگر مزید ضرورت پڑی تو بلازمت صرف عرصۂ جنگ اور اس کے ۱۲ ماہ بعد تک کیلئے ہوگی۔ لیکن جنگ کے بعد اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹروں میں سے ان آدمیوں کے متعلق جو کہ میں چست ہوں اور جنہوں نے میٹرکولیشن سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہو۔ یا گارڈوں میں سے جن کی تعلیمی قابلیت الیف۔ اے یا اس سے زیادہ ہو نارتھ ویسٹرن ریلوے میں ملازمت کیلئے غور کیا جائے گا۔

۴۔ منتخب شدہ امیدواروں کو میڈیکل امتحان کے پاس کرنے اور ان کے ناموں کا اندراج ہوجانے کے بعد والٹن ٹریننگ سکول میں ٹریننگ حاصل کرنا ہوگی جس کا عرصہ اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹروں کیلئے چار ماہ ہوگا۔ اور گارڈوں کیلئے ۵ ہفتہ عرصہ ٹریننگ میں ان کو مندرجہ ٹریننگ پیریڈ الاؤنس Training Period Allowance دیا جائیگا۔ جو مندرجہ ذیل ہوگا:۔

	اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹرز	گارڈز
رننگ کی تنخواہ	۱۶-۰-۰	۱۶-۰-۰
گریڈ کی تنخواہ	۲۰-۰-۰	۲۰-۰-۰
راشن الاؤنس	۹-۶-۰	۹-۶-۰
حجامت اور راشننگ الاؤنس	۰-۵-۰	۰-۵-۰
	۴۵-۱۱-۰ ماہوار	۴۵-۱۱-۰ ماہوار

ٹریننگ کورس کو کامیابی سے ختم کرنے پر ہر ایک امیدوار کو اسکے پاس ہونیکے معیار کے مطابق مندرجہ بالا پیرا ۱ میں دیئے ہوئے گریڈ کی تنخواہ دی جائیگی۔

۵۔ سابق ریلوے اسٹیشن ماسٹرز، اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹرز اور گارڈز جن کی عمر ۴۷ برس سے کم ہو بھرتی کئے جاسکتے ہیں۔ اگر ایسے آدمی ملازمت کیلئے موزوں سمجھے گئے۔ تو انہیں دوبارہ ٹریننگ حاصل کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ سابق ریلوے ملازمین کو انکو وہ تنخواہ جو کہ وہ اختتام ملازمت کے وقت لیتے تھے۔ جمع اس تنخواہ کا ۲۵ فیصدی کمپنسیٹری الاؤنس COMPENSATORY ALLOWANCE ہندوستان میں رہنے کی صورت میں اور ۵۰ فیصدی سمندر پار جانے کی صورت میں ملے گی۔ (گارڈوں کو اس تنخواہ کا ۷۵ فیصدی بھی بطور میلانہ علاوہ تنخواہ اور دوسرے الاؤنس کے ملے گا)

۶۔ گارڈوں اور اسٹیشن ماسٹروں کی اسامیوں کے امیدوار جن کی قابلیت پیرا ۲ کی مطلوبہ قابلیت کے مطابق ہو۔ اپنے خرچ پر ڈپٹی جنرل منیجر (ریکروٹنگ) نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس (Highest - Block) لاہور میں اپنے اصلی سرٹیفکیٹ لے کر نیچے دی ہوئی تاریخوں پر پہنچ جائیں۔

۱۔ اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹرز مورخہ ۵/۲/۴۲

۲۔ گارڈز مورخہ ۱۰/۲/۴۲

منتخب شدہ امیدواروں کا ڈاکٹری معائنہ ہوگا۔ اور اس کے بعد اُن کا لاہور میں نام درج کرلیا جائیگا۔ کیونکہ اندراج کے بعد رخصت نہیں دی جائے گی۔ اس لئے تمام امیدواروں کو ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے تیار ہو کر آنا چاہیئے۔

۷۔ جو امیدوار ناکام رہیں گے۔ انہیں نارتھ ویسٹرن ریلوے پر واپسی سفر کرنے کے لئے فری پاس دیئے جائیں گے۔

ڈپٹی جنرل منیجر (ریکروٹنگ) نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز لاہور

زر وصیت ۵۰ روپیہ میں مجرا کیا جاوے۔ (۱) چوڑیاں طلائی ۴ تولہ تین ماشہ قیمتی ۱۲۰ روپے (۲) کانٹے طلائی قریب ایک تولہ قیمتی ۶۰ روپے۔ (۳) ڈنڈیاں طلائی ۴ تولہ تقریباً قیمتی ۱۵۰ روپے (۴) مندری طلائی قیمتی ۲۰ روپے۔ کل میزان ۴۰۰ روپے۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا حسین بی بی موصیہ۔ گواہ شد: فضل دین ریٹائرڈ چیف جج ہائی کورٹ لاہور۔ گواہ شد:۔ قاسم دین ہیڈ کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ

نمبر ۵۸۶۲:۔ منکہ سردار محمد ولد چوہدری اللہ دتہ قوم جٹ بندیچہ پیشہ طبابت عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن لودی ننگل ڈاکخانہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ ماہ امان ۱۳۲۰ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے (۱) اراضی زرعی نو بیگہ قسم چاہی ونہری وبارانی رقبہ واقعہ موضع لودی ننگل تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور قیمتی اندازاً بارہ صد روپیہ۔ (۲) ایک مکان خام رہائشی وایک حویلی معہ بیٹھک پختہ واقع آبادی دیہہ موضع لودی ننگل تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور قیمتی اندازاً ۸۰۰ روپے اس مذکورہ بالا جائیداد میں میرا تیسرا حصہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ پیشہ طبابت پر ہے جس سے اس وقت اندازاً ایکصد روپیہ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد:۔ (حکیم) سردار محمد حال ڈگری ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ چوہدری عبدالمومن ناصر آباد (سندھ) گواہ شد:۔ (چوہدری) فیض احمد انسپکٹر بیت المال

نمبر ۶۰۳۵:۔ منکہ سید محمد شاہ ولد بھولے شاہ قوم قریشی عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن کوٹلی گل محمد ڈاکخانہ ستراہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی ماہوار آمدنی نہیں ہے، اور نہ ہی کوئی جائیداد غیر منقولہ ہے۔ البتہ میں نے اپنے دیگر چار بھائیوں کی شراکت سے اراضی تعدادی چار بیگہ واقعہ موضع کوٹ گل محمد بعوض مبلغ چودہ سو روپیہ کے رہن لی ہوئی ہے۔ جو رقم مذکورہ کے ادا ہونے پر فک ہوسکتی ہے۔ اس زر رہن میں میرا پانچواں حصہ ہے۔ اور میں رہن کے فک ہونے کی صورت میں اس کے پانچویں حصہ یعنی مبلغ ۲۸۰ روپے کے حاصل کرنے کا حقدار ہوں۔ جس کے دسویں حصہ کے متعلق بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت تحریر کر دیتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم اس مد میں جمع کرلوں تو وہ مجرا کر دی جائیگی۔ علاوہ ازیں میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ اراضی مذکور سے جسقدر آمدنی ہوگی یا کسی اور ذریعہ سے کوئی آمدنی ہوگی۔ اپنی زندگی میں اس تمام آمدنی کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے وقت اگر

ہو اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ سید محمد شاہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: محمد عبداللہ بوتالوی دارالبرکات۔ گواہ شد: ۔۔ دار خان انسپکٹر بیت المال

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹوکیو - ۲۳ جنوری - وزیر اعظم جاپان نے آج ایوان نمایندگان میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اپنے مقبوضہ ممالک حکومت اور کنٹرول کے لئے ہم نے یہ اصول وضع کئے ہیں۔ (۱) جنگی کوششوں کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری ذرائع حاصل کرنا (۲) جنوبی بحرالکاہل کے ممالک سے دشمن ممالک کو خام اشیاء بھیجے جانے کی ممانعت (۳) مختلف علاقوں میں جاپانی فوجوں کے لئے رسد کا انتظام (۴) غیر ممالک کو سرمایہ لگانے اور جاپان سے تعاون کرنے کی دعوت۔

سنگاپور - ۲۴ جنوری - ملایا کے مشرقی ساحل پر برطانی فوجیں دریائے مرسنگ کے جنوب میں پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ وسطی ملایا کے شہر سنگمت کے جنوب میں برطانی فوجوں کی پسپائی جاری ہے۔ مغرب میں باتو پہاٹ کے علاقہ میں بھی دشمن کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔ برما میں برطانی فوجیں مولمین کے مشرق میں پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ کاکریک کے علاقہ میں بھی برطانی فوجیں پیچھے ہٹنے میں کامیاب ہوگئی ہیں۔ کل برطانی طیاروں نے تیبس کے جنوب میں دشمن کی فوجوں پر شدید بم باری کی۔ اور بہت نقصان پہنچایا۔

واشنگٹن - ۲۴ جنوری - امریکہ کے محکمہ جنگ نے اعلان کیا ہے کہ جاپانی فوجوں نے فلپائن کے علاقہ باٹان میں جنرل میکارتھر کے کئی مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

رنگون - ۲۴ جنوری - آج جاپانی جہازوں نے دو بار رنگون پر حملے کئے۔ اور رنگون کے شمال مغرب میں سخت ہوائی لڑائیاں ہوئیں۔ دشمن کے ۲۶ طیارے گرا لئے گئے۔

قاہرہ - ۲۴ جنوری کل دشمن کے دستوں نے طیاروں کی مدد سے پیشقدمی جاری رکھی اور جدابیہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ دشمن کے کئی مشینی دستے ہمارے مشینی دستوں سے متصادم ہوئے۔ لڑائی بہت لمبے علاقہ میں ہو رہی ہے اور ابھی تک اس کے نتیجہ کا علم نہیں۔ فی الحال دشمن کے ارادوں کا علم نہیں ہو سکا۔ لنڈن کے سرکاری حلقوں میں بتایا گیا ہے کہ لیبیا میں سخت گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ٹینکوں کی ایک زبردست جنگ کی شکل اختیار کریگی۔

لنڈن - ۲۴ جنوری - مسٹر سٹیفورڈ کرپس نے ایک بیان میں کہا۔ کہ روسی موسم بہار میں جرمنوں کی طرف سے نئے حملہ کی توقع رکھتے ہیں۔ اور انہیں یہ بھی اُمید ہے کہ آئندہ سرما یا خزاں میں وہ جرمنوں کو پوری طرح شکست دے سکیں گے۔ روسیوں کے پاس اس وقت نوّے لاکھ فوج تیار ہے۔ سر موصوف نے کہا کہ روس اور جاپان میں جو اختلافات ہیں۔ ان کا فیصلہ سوائے طاقت کے کوئی نہیں کر سکتا۔ آپ نے کہا۔ کہ روسی جرمنوں سے اپنے ملک کا جو علاقہ واپس لے چکے ہیں۔ اس کا رقبہ انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ کے برابر ہے۔ آپ نے کہا سٹالین نے اپنے آپ کو بہت بلند پایہ لیڈر ثابت کر دیا ہے۔ آج اسکی قدر و منزلت پہلے سے دس گنا زیادہ ہے۔

کلکتہ - ۲۳ جنوری - رنگون کے پولیس کمشنر مسٹر مارش ہوائی حملہ میں سخت زخمی ہوئے آپ کی ٹانگ کٹ گئی ہے۔ اور آپ کو علاج کے لئے یہاں لایا گیا ہے۔

دہلی - ۲۳ جنوری - حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ ۲۷ جنوری کے بعد صوبہ سرحد اور پنجاب کے جنوب مغربی علاقہ (دریائے سندھ کے پار کا علاقہ) میں کسی غیر ملکی باشندہ کو رہنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اور نہ وہاں کوئی غیر ملکی داخل ہو سکیگا۔ افغان۔ نیپالی اور چینی لوگوں پر اس حکم کا اطلاق نہ ہوگا۔

دہلی - ۲۳ جنوری - حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ کاغذ کی قیمت مقرر کر دی گئی ہے۔ لکھنے اور چھپنے کے کام میں آنیوالے چودہ پونڈ اور اس سے اوپر وزن کے کاغذ کی قیمت ساڑھے چھ آنہ فی پونڈ ہوگی۔ بلاٹنگ پیپر اس میں شامل نہیں۔ صوبائی حکومتوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے ہاں ان قیمتوں پر کنٹرول کریں۔

دہلی - ۲۳ جنوری - حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ جنگی سرگرمیوں کی وجہ سے چونکہ چھوٹے سکوں کی مانگ بہت بڑھ گئی ہے۔ اس لئے پبلک کی سہولت کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ادھنّی کا سکہ جاری کیا جائے۔ یہ سکہ مربع شکل کا ہوگا۔ اور اس سکے کونے مڑے ہوئے ہونگے۔ ادھنّی اور آنے میں نکل کے استعمال میں آئندہ کفایت سے کام لیا جائے گا۔

ماسکو - ۲۳ جنوری - سوویٹ ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ موجائسک پر قبضہ کرنے کے بعد ایک لاکھ کا سک تازہ دم روسی فوج شمال، جنوب اور مشرق کی طرف سے سمالنسک کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ویازما سے جرمنوں کو پیچھے دھکیلا جا رہا ہے۔ اور اس کے گرد روسی گھیرا روز بروز تنگ ہوتا جا رہا ہے۔

دہلی - ۲۳ جنوری - ہندوستانی فوج میں ہر ماہ پچاس ہزار رنگروٹوں سے زیادہ کی بھرتی ہو رہی ہے۔ چنانچہ آج یہاں دس لاکھ مسلح سپاہ موجود ہے۔

لائلپور - ۲۳ جنوری - حکومت ہند کے کمشنر گندم کل شام یہاں پہنچے اور مقامی تاجروں اور کارخانہ داروں سے گفت و شنید کی۔ تاجروں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ گندم پر جو پابندیاں ہیں۔ وہ دُور کر دی جائیں۔ گندم باہر سے منگوانے اور باہر بھیجنے کی اجازت دی جائے۔

دہلی - ۲۳ جنوری - مسٹر ڈف کوپر آج یہاں سے روانہ ہو گئے۔

لاہور - ۲۳ جنوری - گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ سر کونن کیمپل گاربٹ ہٹرول کمشنر اور مسٹر ایف۔ ایل۔ برین فنانشل کمشنر کو ۲۶ دسمبر ۱۹۴۱ء سے آئی۔ سی۔ ایس۔ سے مستعفی ہونے کی اجازت دی گئی ہے۔

پرتھ - ۲۴ جنوری - آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے آج یہاں ایک بیان میں مطالبہ کیا ہے۔ کہ امپیریل وار کونسل میں آسٹریلیا کو نمائندگی دی جائے۔ آپ نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ بحرالکاہل کی جنگ کے متعلق ایک جنگی کونسل مرتب کی جائے۔ جس میں اس جنگ میں حصہ لینے والے تمام ممالک کو نمائندگی دیجائے۔

وشی - ۲۴ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے جرمن خفیہ پولیس کو خاص اختیارات دیئے ہیں۔ اور اب اسے فوجی اور بحری سٹاف پر بھی اختیار حاصل ہو گیا ہے۔ اب کسی محکمہ کا کوئی افسر اس کے کام میں حارج نہ ہو سکیگا۔

لنڈن - ۲۵ جنوری - آج وزیر بحر برطانیہ نے ایک اعلان میں کہا کہ اسوقت تک ہم نے دشمن کی جتنی آب دوزیں غرق کرنیکا دعوےٰ کیا ہے۔ دراصل اس سے دوگنا غرق ہو چکی ہیں۔ آپ نے کہا روس میں جرمنی کا جو حال ہؤا ہے۔ یہی حال مشرق بعید میں جاپانیوں کا ہوگا۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان - ۲۴ جنوری - آج صبح فرنٹیئر کنسٹیبلری کی ایک پارٹی بنوں رزمک روڈ پر جا رہی تھی۔ کہ دو سو قبائلیوں کے ایک گروہ نے اس پر حملہ کر کے ایک انگریز لفٹیننٹ اور ایک ہندوستانی حوالدار کو ہلاک کر دیا۔

لاہور - ۲۴ جنوری - آنریبل سر چھوٹو رام صاحب نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ہڑتال کے متعلق اخبارات میں جو خبریں چھپ رہی ہیں۔ وہ مبالغہ آمیز ہیں۔ یہ صحیح نہیں کہ سب بیوپاری اس ہڑتال کے حامی ہیں۔ پبلک کے کسی حصہ کو بھی اس کے ساتھ ہمدردی نہیں۔ بکری ٹیکس جنگی خدمات ادا کرنے والوں کی امداد کے لئے لگایا گیا ہے اس خبر کی بھی تردید کی گئی ہے کہ ہڑتال کی وجہ سے وزیر اعظم نے اپنا دورہ منسوخ کر دیا ہے۔

ٹوکیو - ۲۴ جنوری - جاپانی امپیریل ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانی فوجی اور بحری دستے جزیرہ نیوگنی کی بندرگاہ رابول میں اترنے میں کامیاب ہو گئے۔ اسی طرح کیوبانگ (نیو آئرلینڈ) میں بھی رابول کی بندرگاہ میں جاپانی جہاز جمع ہو گئے ہیں۔

لنڈن - ۲۴ جنوری - برطانیہ کے وزیر خوراک ڈاکٹر ڈالٹن نے ایک بیان میں کہا کہ اسوقت جاپان کے قبضہ میں ضرورت سے زیادہ رانگ اور ربڑ آ چکا ہے۔ اور خطرہ ہے کہ وہ اسے شمالی افریقہ اور یورپ بھیجنے کی کوشش کریگا لیکن ہمارا بحری بیڑہ کامیابی کے ساتھ ان کے جہازوں کو رستے میں روکے گا۔

دہلی - ۲۴ جنوری - معلوم ہؤا ہے۔ کہ عنقریب ہندوستان میں رہنے والے ہر شخص کے خانگی اخراجات کی تحقیقات حکومت کی طرف سے کرائی جائیگی۔ ابتدائی تیاری کیلئے ۲۷ جنوری کو یہاں ایک میٹنگ بلائی گئی ہے۔

انقرہ - ۲۴ جنوری - ترکی میں سولہ محوری

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی